Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

ہفت روزہ قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۱۱ | ۸ رنبوت ۱۳۴۱ ہش | ۹ رجمادی الثانی ۱۳۸۲ھ | ۸ رنومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ ر نومبر۔ بوقت ۸ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے۔
کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ شام کے قریب حرارت بھی ہو گئی۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قادیان ۶ ر نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

چین کی جارحیت کے خلاف نیشنل حفاظتی فنڈ میں اہالیان قادیان کے عطیہ جات

جماعت احمدیہ کے مقامی احباب اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمایاں حصہ

قادیان مورخہ ۴ ر نومبر آج میونسپل ہال میں زیر صدارت جناب سردار دلیپ سنگھ صاحب سندھو۔ پی سی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم بٹالہ معززین شہر کا اجلاس ہوا۔ جس میں سردار گور دیال سنگھ صاحب باجوہ صدر میونسپل کمیٹی نے شہر سے جو مختلف افراد اور ادارہ جات کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس کی تفصیل بتائی۔ اس سے پہلے جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے چین کے جارحانہ رویہ اور جارحیت کا ذکر کیا اور اس کے مقابلہ اور دفاع کے لئے اہالیان شہر کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ جناب کیروں نے اپنے صوبہ کی طرف سے اس فنڈ میں مبلغ دو کروڑ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور اس حساب سے قادیان کے شہر کو نسبتی طور پر زیادہ سے زیادہ رقم دینی چاہیئے تاکہ یہ نشانہ پورا ہو سکے۔

اس موقعہ پر احمدیہ جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی تقریر کی جس میں آپ نے ملکی دفاع کی اہمیت اور چین کی جارحیت اور اس کے نتائج پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور زندہ قوموں کی طرح اس قومی مصیبت کو کامیابی سے برداشت کرنے اور قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی۔

آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ احمدیہ جماعت اپنی مذہبی روایات کے مطابق ملک کے ڈیفنس کے لئے حتی المقدور کوشش کر رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کی تعداد نہایت قلیل اور اس کے ذرائع آمد نہایت محدود ہیں چنانچہ اس وقت تک جو مالی امداد ڈیفنس فنڈ میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے دی گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) کارکنان انجمن کی طرف سے ایک دن کی تنخواہ مبلغ ۶۰۸/۰۵ روپے

(۲) جماعت احمدیہ کی مستورات کی طرف سے امداد مبلغ ۲۱۰/۲۵ روپے

(۳) جماعت کے تعلیمی اور تربیتی وغیرہ ادارہ جات کی طرف سے امداد مبلغ ۳۱۰/۲۲ روپے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے متوقع ڈیفنس ایڈ جو جماعتہائے ہندوستان سے وصول ہو گی میں سے پیشگی کے طور پر امداد ۱۰۰۰/۰۰ روپے

کل رقم ۲۱۲۸/۵۲ روپے

علاوہ ازیں ہمارے بعض احمدی دوستوں نے متفرق طور پر جنرل ڈیفنس کمیٹی قادیان کی تحریک پر بھی مبلغ ۹۲/۰ روپے ادا کئے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے اس موقعہ پر یہ بھی اعلان کیا کہ خون کا عطیہ دینے کے لئے بھی جماعت کے نوجوان پورے انشراح سے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں چنانچہ آپ نے اپنے آپ کو بھی اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ اسی طرح جو احمدی فوجی پنشنر ہیں وہ بھی بخوشی اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ اور موزوں نوجوان بھرتی ہونے کے لئے تیار ہیں۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ مرکز سلسلہ کی طرف سے تمام ہندوستانی جماعتوں کو بذریعہ اخبار و سرکلر چٹھی ہر قسم کی قربانی میں پیش پیش رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہماری جماعت باوجود تعداد کی قلت اور ذرائع کی کمی کے اس قومی مہم میں اپنے عمل سے نہایت نمایاں ہو گی۔

اس موقعہ پر تمام اہالیان شہر کی طرف سے مالی امداد کی رقم بشمولیت احمدیہ جماعت مبلغ چھ ہزار روپیہ کے قریب بنی۔ سلسلہ کی طرف سے اس اجلاس میں مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب ناظر اعلیٰ۔
مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوت و تبلیغ
مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ
مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور
مکرم ملک صلاح الدین صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ شامل ہوئے۔
جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کی امداد اور مکرم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ اجلاس ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔

(نامہ نگار)

قادیان میں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ر منعقد ہو گا

احباب کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں منعقدہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ ر دسمبر مقرر فرمائی ہیں اس طرح احباب ریلوے کے رعایتی کرایہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور پاسپورٹ ہونے پر قادیان کے بعد ربوہ کے جلسہ میں بھی شمولیت کا موقع پا سکتے ہیں۔

احباب ابھی سے جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی سعی شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں سے ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے جس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ یا سال کی آمد کا ۱/۱۲۰ ہے۔ دفتری جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ سال رواں کے بجٹ چندہ جلسہ سالانہ کا تا حال صرف نصف حصہ وصول ہوا ہے۔ حالانکہ سارے چندہ کی ادائیگی جلسہ سے قبل ہونی چاہیئے تا جلسہ کے انتظامات کے لئے رقم کام آسکے لہٰذا جن جماعتوں نے تا حال یہ چندہ پورا نہیں کیا وہ جلد از جلد یہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں اور جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ قابل ترسیل ہو وہ جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے دھرما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

چین کی جارحیت کے مقابلہ کیلئے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے نام ہدایات

ذیل میں اس سرکلر چٹھی کی نقل شائع کی جاتی ہے جو جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان نے حسب ہدایت صدر انجمن احمدیہ قادیان جملہ جماعتہائے ہندوستان کو بھجوائی ہے۔ اس میں خاص طور پر جنگ کے لئے مالی اعانت۔ زخمیوں کے لئے خون کا عطیہ اور نوجوانوں کو بھرتی ہونے کی تلقین کرنے کے ساتھ قابل اعتراض افواہوں کو روکنے کیلئے ہدایت دی گئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے تمام احمدی اپنی مذہبی روایات کے پیش نظر چینی جارحیت کے خلاف اقدام میں سرکار کو اپنا پورا پورا تعاون دیں گے۔ خدا تعالےٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

(ادارہ)

"ہمارے ملک کے خلاف آجکل حکومت چین نے جو جارحانہ کارروائی نیفا اور لداخ کے بارڈر پر باوجود ہماری حکومت کی انتہائی مصالحانہ اور امن پسندانہ روش کے اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ بہت افسوسناک اور قابل سخت مذمت ہے۔ اس نازک موقعہ پر احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے التماس ہے کہ وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق اپنی حکومت سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی مدنظر رکھیں کہ اپنے ملک سے محبت ایمان کا ایک جزو ہے۔ چین نہ صرف یہ کہ ہمارے ملک کا دشمن اور ہمارے امن کو برباد کرنے والا ہے۔ بلکہ وہ اپنے اصولوں میں مذہب اور خدا کا بھی دشمن ہے۔ اور اس کا اٹوٹ تعلق اور پالیسی دشمن مذہب روس سے ملتی ہے۔ جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے منحوس قرار دیا ہے۔ اور جس کی تباہی کی پیشگوئیاں [illegible] مذہبی کتابوں میں موجود ہیں۔

ان حالات میں احباب جماعت کا خاص طور پر یہ فرض ہے کہ وہ چین کی جارحانہ اور جابرانہ پیش قدمی کو روکنے کے لئے ہر ممکن طریق سے اپنی قومی حکومت کی امداد کریں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی اس بارے میں اپنے ریزولیوشن ۶۰۸ مورخہ ۲۷/۱۰/۶۲ میں فیصلہ کر چکی ہے۔ جو مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کے اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ اس وقت آپ مندرجہ ذیل طریق پر اپنے ملک کی امداد کر سکتے ہیں۔

(۱) احباب کم از کم اپنی ایک دن کی آمدن قومی حفاظتی فنڈ میں ادا کریں اس غرض کے لئے ہر ڈاکخانہ اور بنک میں نیشنل ڈیفنس فنڈ کی مد میں ایک روپیہ یا ایک روپیہ سے زائد رقم بآسانی جمع کرائی جاسکتی ہے۔

(۲) جو نوجوان بھرتی کے قابل ہوں وہ ملک کے دفاع کے لئے فوج میں بھرتی ہو کر ملک کی حفاظت میں حصہ لیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو قوم اپنی حفاظت اور ترقی چاہتی ہے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ فوج میں بھرتی ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور ہماری جماعت کا تو گذشتہ دو عالمگیر جنگوں کا تجربہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے جوانوں کو ایسے ہولناک حالات میں خارق عادت کے طور پر محفوظ ہی رکھا ہے۔ اور نمایاں خدمات کی توفیق دیتا ہے۔

(۳) جن احباب کی عمریں ۲۰ سال سے ۵۰ سال تک ہوں اور وہ صحتمند ہوں وہ اپنے خون کا عطیہ محاذ پر فوجی خدمات سرانجام دینے والے زخمیوں کے لئے دیں۔ خون کا یہ عطیہ فوجی اعتبار سے بہت مفید اور گراں قدر ہے لہذا اس جہت سے بھی نمایاں خدمت کرنی ضروری ہے۔

(۴) احباب اپنے اپنے علاقہ اور صوبہ میں مقامی افسران کی ہدایت پر تو مالی مدد دیں گے ہی۔ لیکن اس سلسلہ میں مرکز قادیان میں بھی ایک امانت "نیشنل ڈیفنس ایڈ" کے نام سے کھولی گئی ہے۔ تاکہ احباب جس قدر زیادہ سے زیادہ رقمیں مرکز کے ذریعہ سے حکومت کو ادا کرنا چاہیں۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا سکیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر اچھی طرح یاد رکھیں کہ قادیان آپ کا جماعتی اور روحانی مرکز ہے۔ اور ملک کے دفاع کے سلسلہ میں مرکز جماعت احمدیہ کا نمایاں حصہ ہونا چاہیئے۔ مرکز کا بجٹ جماعت کے افراد کے چندوں سے ہی بنتا ہے۔ اور چونکہ مرکز کو ہر جہت سے نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ ایک طرف اپنے مذہبی فرض سے سبکدوشی ہو۔ تو دوسری طرف مرکز کی نیکنامی ہو۔ جو در اصل تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نیک نامی ہے۔ اس لئے احباب جماعت خصوصاً ذی ثروت احباب کو زیادہ سے زیادہ رقوم "نیشنل ڈیفنس ایڈ" کی مد میں محاسب صاحب قادیان کو ارسال کرنی چاہئیں۔

(۵) موجودہ ہنگامی حالات میں غلط اور تشویشناک افواہوں سے ملک کے دفاع اور اندرونی امن کو بہت زیادہ نقصان پہنچتا ہے پس اس اعتبار سے بھی احباب جماعت کو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور اس قسم کی غلط افواہوں کے پھیلاؤ کا سدباب کرنے کے لئے سرکاری افسران سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(۶) ملکی دفاع اور حفاظت کے لئے احباب جو قدم اٹھائیں اور امداد کریں اس کے متعلق ہر ماہ عہدیداران جماعت نظارت امور عامہ قادیان اور لوکل افسران کو بھی اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ تنظیم کے ساتھ یہ قومی خدمت سرانجام دی جائے۔ اور مرکز سلسلہ اس اہم کام کی نگرانی کرکے بروقت مناسب ہدایات جاری کر سکے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور ہر طرح حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔"

مکرم بابا عبدالرحیم خاں صاحب افغان درویش قادیان کی وفات

قادیان ۱۲ر اکتوبر۔ افسوس کہ قادیان کے ایک اور بزرگ دعاگو درویش بابا عبدالرحیم خاں صاحب افغان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علاقہ خوست افغانستان کے پرانے باشندہ تھے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں کے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ خلافت ثانیہ کے عہد میں افغانستان سے ہجرت کرکے قادیان آگئے تھے۔ اور یہاں مختلف محکموں میں پہرہ دار کے فرائض ادا کرتے رہے۔ تقسیم ملک کے وقت قادیان ہی میں قیام کو ترجیح دی۔ جب تک صحت و تندرستی رہی اپنی عمر کے اعتبار سے مختلف ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ دعاگو خاموش طبع اور تنہائی پسند بزرگ تھے۔ رویا صالحہ اور مستجابة الدعا کی روحانی نعمت سے حصہ رکھتے تھے۔ بیان کیا کرتے تھے کہ جب اپنے ملک افغانستان سے ہجرت کی تو ان کا بیٹا مکرم مولوی خلیل الرحمن صاحب بالکل چھوٹی عمر میں گویا گود ہی میں تھے۔ چنانچہ انہیں مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم دی۔ آجکل وہ پشاور میں گورنمنٹ ہائی سکول میں معلم ہیں۔ مرحوم بڑے باہمت تھے۔ باوجود پیرانہ سالی اور ضعف شدید کے کسی سے کوئی خاص خدمت نہیں لی۔ آخر ۱۲/۱۰/۶۲ کو بوقت شب اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ ایک بجے کے قریب محترم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے صحن مدرسہ احمدیہ میں درویشان کی ایک بڑی تعداد سمیت نماز جنازہ ادا کی اور بوجہ موصی ہونے کے مرحوم مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کئے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

محترم سید فقیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

قادیان ۶ر نومبر۔ افسوس کہ آج رات محترم سید فقیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے پاسپورٹ پر قادیان تشریف لائے تھے مورخہ ۲۲/۱۰/۶۲ کو ان کے دائیں جانب فالج کا حملہ ہو گیا جس کا زبان پر اثر ہوا۔ دل کی حرکت میں بھی بے قاعدگی ہو گئی چار روز ہر ممکن علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکے اور آج رات مالک حقیقی کے پاس جا پہنچے۔ آج ہی ۲ بجے سہ پہر کو محترم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل نے درویشان سمیت احاطہ لنگر خانہ میں نماز جنازہ ادا کی اور قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ان سے راضی ہو۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق دیتا ہے

نہ صرف اپنے بھائیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی محبت، ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو

یہی وہ روح ہے جس سے جماعتیں زندہ رہتیں اور ترقی کرتی ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۶ء بمقام احمدیہ مسجد مری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ محض ہمارا انعام ہے کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں تیری [illegible] بعد ایک [illegible] دلو

ایک دوسرے کی محبت

پیدا کر دی ہے اگر یہ انعام ہماری طرف سے نہ ہوتا تو خواہ تم کتنا خرچ کرتے لوگوں کے قلوب میں اپنی محبت پیدا نہ کر سکتے (انفال ع ۲) یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا محبت رکھنا یا آپ کی وفات کے بعد جو بھی اسلام کا مرکز ہو اس سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اسی طرح بھائیوں بھائیوں کا جو آپس میں محبت ہو یہ بھی انسان کے ایمان کی علامت ہے۔ اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالیٰ کی عطا سے پیدا ہوتی ہے۔ دنیوی اموال سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کر کے ... پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بڑا احسان ہے کہ ہم نے مومنوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے۔ اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے۔ ہمیں اس قسم کے نظارے بھی نظر آتے ہیں کہ نہ صرف مومنوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہوتی ہے۔ بلکہ جو مومن نہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی مومن کی محبت پیدا کر دیتا ہے جب

احزاب کی جنگ

ہوئی تو ایک عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی جو اسلام لا چکے تھے لیکن کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر کوئی خدمت کروں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں اجازت ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ یہودیوں کے پاس گئے۔ اور انہیں کہنے لگے تمہیں پتہ ہے میں غطفان کا سردار ہوں اور ان کی مجالس میں ہمیشہ شامل ہوتا ہوں میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ قریش سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے ہم سے غداری کی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ستر آدمی انہیں ضمانت کے طور پر دے دو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو تو وہ انہیں قتل کر دیں۔ میں تمہیں

یہ مشورہ دینے آیا ہوں

کہ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں تو تم بھی کہنا کہ تم اپنے ستر آدمی ہمیں دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم انہیں مار سکیں اور اگر وہ صرف تم سے مطالبہ کریں اور اپنے ستر آدمی تمہارے حوالے نہ کریں تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی نیت خراب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ضرور غداری کریں گے اس کے بعد وہ غطفان کے پاس پہنچے اور ان کے کان میں یہ بات ڈالی کہ یہودی مدینہ میں رہتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر ہی اندر ملے ہوئے ہیں وہ تمہارے ساتھ غداری کرنے والے ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ تم ان سے ستر آدمی ضمانت کے طور پر مانگو تاکہ اگر وہ غداری کریں تو تم ان کو قتل کر سکو۔ چنانچہ اس مشورہ کے مطابق عربوں نے یہودیوں کی طرف پیغام بھجوا دیا۔ کہ بے شک تم اس وقت ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تم کسی وقت غداری کرو۔ اس لئے پہلے اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کر دو تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ اس سے قریش کو یقین آ گیا کہ یہودیوں کے دلوں میں بدنیتی ہے۔ اور یہود کو قریش پر بدظنی ہو گئی جب دونوں میں پھوٹ پڑ گئی تو عربوں نے سوچا کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا کہ جس طرف یہودی ہیں اس طرف سے ہم مدینہ میں داخل ہو جائیں مگر اب تو یہود بھی بدنیت ہو گئے ہیں اس لئے اب ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے۔ چنانچہ رات کو انہوں نے واپسی کا فیصلہ کیا اور ایسا خفیہ فیصلہ کیا کہ بڑے بڑے افسروں کو بھی اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ ابوسفیان جو غطفان کا سردار تھا اس کو بھی انہوں نے نہ بتایا ساتھ ہی ان کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ مسلمان نے آج ہی شبخون مارنا ہے۔ چنانچہ راتوں رات انہوں نے خیمے اکھیڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ ابوسفیان رات کو اٹھا تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا کہ خیمے کہاں گئے۔ کسی نے کہا کہ سارے قبیلے بھاگ گئے ہیں۔ کہنے لگا عجیب ہے مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی بھاگ گیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے قربانیوں کا مطالبہ

ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے آخری روز یعنی کل ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو انصار اللہ کے نام ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید کے دفتر اول کے ۲۹ ویں اور دفتر دوم کے ۱۹ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے اپنا یہ پیغام املاء کروا کر اور دستخط فرما کر بھی ارسال فرمایا۔ اور یہی پیغام اپنی آواز میں ٹیپ ریکارڈ کروا کر بھی ارسال فرمایا۔ جسے اجتماع میں سنایا گیا۔ حضور انور کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:- نئے سال کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا گرانقدر وعدہ -/۱۴۰۰ (روپیہ)

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انصار اللہ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے آپ کے جلسہ میں شرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں۔ یہاں تک کہ حق آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ کی حکومت ہو۔ اسی کام کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اب دیکھنا ہے کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو قربانیوں کی توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

ہوا مگر اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ اونٹنی پر سوار ہو کر اسے ایڑیاں مارنے لگ گیا۔ حالانکہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ اور دُم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ آخر کسی نے کہا کہ کیا کر رہے ہو۔ اونٹنی تو ابھی بندھی ہوئی ہے اور تم دُم کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہو۔ جب صبح ہوئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو آواز دی اور فرمایا کوئی ہے حذیفہ ایک صحابی تھے۔ وہ کہتے ہیں میں بول پڑا اور میں نے کہا

یا رسول اللہؐ

میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور۔ مگر اس رات اتنی سخت سردی پڑی تھی کہ صحابہؓ کہتے ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے۔ مگر ہمارے اندر بولنے کی طاقت نہیں تھی۔ کیونکہ ہماری ہڈیاں اس وقت برف کی بنی ہوئی تھیں۔ پھر دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے۔ اس پر پھر وہی صحابی بولے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم نہیں کوئی اور۔ صحابہؓ پھر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے۔ مگر سردی اتنی شدید تھی کہ ہمارے اندر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ پھر تیسری بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات پوچھی اور اس صحابیؓ نے پھر کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کا کیا حال ہے۔ وہ باہر گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ وہاں تو دشمن کا نام و نشان ہی نہیں سب کے سب بھاگ گئے ہیں تو دیکھو ایک آدمی جو دشمنوں میں سے تھا۔ اس کے دل میں اللہ تعالےٰ نے

مسلمانوں کی محبت

پیدا کر دی اور اس نے ایک ایسی تدبیر کی جس کے نتیجہ میں دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ ہمارے ملک میں بھی فسادات کے دنوں میں بعض لوگوں نے جو ہمارے دشمن تھے بڑی بڑی قربانیاں کر کے احمدیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ہم نے ملائکہ کی ذریت کو پاکیزہ بنایا ہے یہ بالکل درست ہے غرض اللہ تعالےٰ نے یہ

ایک برکت رکھی ہوئی ہے

کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جکڑ دیتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ حیورہ اسلام کا شدید ترین دشمن ہے مگر وہ بھی مسلمانوں کی مدافعت اور ان کی قربانی کے جذبہ کو تسلیم کرنے سے نہیں رہ سکا۔ احزاب میں دشمن کا لشکر جو بیس ہزار تھا مگر وہ گھٹا کر پندرہ سولہ ہزار بتاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد صرف بارہ سو تھی۔ مگر وہ اسے بڑھا کر دس ہزار بتاتا ہے اور پھر لکھتا ہے کہ حیرت آتی ہے کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہوا۔ اور پھر بھی وہ شکست کھا گیا۔ اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

اصل بات یہ ہے

کہ مکہ والوں اور یہود سے ایک غلطی ہوگئی اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑنے والوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں یہ خندق جو چند دنوں میں کھودی گئی۔ زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی گز چوڑی ہوگی۔ اور گھوڑے بعض اوقات چار چار گز تک بھی چھلانگ لگا لیتے ہیں۔ پس اس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے مشکل نہیں تھا چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ان کے گھوڑے خندق پر سے کود جاتے۔ مگر ان سے غلطی یہ ہوتی کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمے کی طرف جاتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا تو سب کو مار لیا۔ لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف رُخ کرتے سبھی مسلمان پاگل ہو جاتے تھے۔ اور وہ بھیڑیوں اور بجو بلوں کی طرح اپنا سر کٹانے کے لئے آگے نکل آتے تھے۔ چنانچہ باوجود جیتنے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اس خندق میں گر جاتے تھے۔ پس

انہوں نے یہ غلطی کی

کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق تھا کہ اس موقعہ پر ان کا بچہ بچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ یہ وہ محبت تھی جو اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ اور پھر ان کی آپس میں محبت تھی۔ اس کا نمونہ بھی ہمیں ان لوگوں میں نظر آتا ہے۔ بلکہ ہم میں بھی جو مومن ہیں وہ بھائیوں کی طرح آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ گو بعض ایسے بھی نالائق ہیں جو کبھی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو باتی کھا شور اُٹھنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ تر ہمیں نا سمجھوں میں یہ نقص نظر آتا ہے ان کے پاس ہی کسی بھائی کی دکان ہو۔ تو وہ اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا پھر طالب علموں میں ترقی کا سوال ہو۔ تو بعض دفعہ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ مگر ایسے بھی مخلص پائے جاتے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک بہت بڑے عہدہ کے لئے ایک دفعہ دو احمدیوں میں مقابلہ ہو گیا۔ ایک کو خیال تھا کہ مجھے عہدہ ملے اور دوسرا چاہتا تھا کہ میں اس عہدہ پر جاؤں۔ ایک دن ان دونوں میں سے ایک شخص کی بیوی مجھے ملنے کے لئے آئی اور کہنے لگی دعا کریں کہ دونوں میں سے کسی کو یہ عہدہ مل جائے۔ میں نے سمجھا کہ اس کے

دل میں حقیقی ایمان

پایا جاتا ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ گو میرا خاوند اس بات کا مستحق ہے کہ اسے یہ عہدہ ملے۔ لیکن اگر اسے نہیں ملتا تو بہر حال یہ عہدہ دوسرے احمدی کو ملنا چاہیئے کسی اور کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ایسے مخلص بھی ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ جب تک یہ اخلاص قائم رہے گا جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر وہ بغض جو دوسروں میں پایا جاتا ہے۔ احمدیوں میں بھی پیدا ہو گیا۔ اور ان کی آپس میں محبت باقی نہ رہی تو ان کی طاقت ٹوٹ جائے گی جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں تنازع نہ کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور تمہارا رعب زائل ہو جائے گا۔

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ ہمیشہ اس امر کو یاد رکھیں کہ وہ عارضی فائدہ کے لئے کبھی اپنے بھائی کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں لڑے۔ تو دوسرا ان کی اس مخالفت سے فائدہ اٹھائے گا۔ اور سلسلہ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ایک کو فائدہ پہنچ جائے۔ اور دوسرا محروم رہتا ہے۔ تو وہ کہے کہ چلو اگر مجھے فائدہ نہیں ہوا تو نہ سہی سلسلہ کی طاقت تو بڑھ گئی ہے۔ پس آپس میں اس قسم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو جس کی مثال سگے بھائیوں میں بھی نہ پائی جاتی ہو۔ صحابہ کو دیکھ لو دین کے معاملہ میں وہ اپنے عزیز دل اور رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اصل بھائی وہی ہیں جو ہمارے ساتھ شامل ہیں۔

ایک دفعہ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا بیٹا جو بعد میں مسلمان ہوا تھا۔ کہنے لگا ابا جان احد کے موقعہ پر میں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا کہ آپ وہاں سے گذرے اس وقت اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا۔ مگر میں نے خیال کیا کہ اپنے باپ کو کیا مارنا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لئے تو بچ گیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو تجھے ضرور مار ڈالتا۔ کیونکہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے مقابلہ میں نکلا تھا۔ اور یہ چیز ایسی تھی جو ناقابل برداشت تھی۔ پس اگر میں تجھے دیکھتا تو میں نے تجھے وہیں قتل کر دینا تھا پھر دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے ہتک کی۔ اور ان کے بیٹے کو بھی یہ خبر جا پہنچی۔ کہ میرے باپ نے ایسا فقرہ کہا ہے۔ جو سخت گناہ اور ناپاک ہے وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اس فقرہ کے بعد میرے باپ کی ایک ہی سزا ہے کہ آپ اسے قتل کر دیں۔ اور غالباً آپ یہی سزا اس کے لئے تجویز کریں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی سزا دیں تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد رسول اللہ اپنے ساتھیوں کو مارتا پھرتا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کی یہی سزا ہے کہ اُسے قتل کیا جائے اور میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ نے اس کے قتل کا کسی اور مسلمان کو حکم دیا تو ممکن ہے میرا نفس مجھے کسی وقت دھوکا دے اور میں اپنے اس مسلمان بھائی کو دیکھ کر غصہ میں آ جاؤں اور اسے مار دوں اور اس طرح کافر ہو جاؤں۔ اس لئے یا رسول اللہ آپ مہربانی فرما کر مجھے ہی حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں تا کہ کسی

مسلمان بھائی کا بغض

میرے دل میں پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اسے کوئی سزا نہیں دینا چاہتے۔ اس پر وہ واپس چلا گیا۔ مگر اس نے اپنے دل میں یہ

نیت کر لی

کہ میں نے اپنے باپ کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دینا جب تک کہ اپنے فقرہ کو

واپس نہ لے لے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہو گئے تو وہ جھٹ تلوار لے کر مدینہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنے باپ سے کہنے لگا کہ اونٹ سے اتر آ۔ اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ مجھے مدینہ پہنچ لینے دو۔ پھر وہاں کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنی وہ کمبخت خود مدینہ کے سب سے زیادہ ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے نکال دے گا۔ اس نے تلوار نکال لی اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ تم نے یہ فقرہ کہا تھا اب اُترو اور جس زبان سے تم نے یہ الفاظ کہے تھے اسی زبان سے یہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اگر تو نے یہ الفاظ نہ کہے تو خدا کی قسم میں اسی تلوار سے تیری گردن اڑا دوں گا۔ باپ نے اس کی شکل پہچان کر سمجھ لیا کہ یہ بغیر اس اقرار کے مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ وہ اونٹ سے اترا اور اس نے کہا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے تب اس کے بیٹے نے رستہ چھوڑا اور کہا۔ اب جاؤ جب خدا کے رسول نے تمہیں

معاف کر دیا

ہے تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا عشق تھا کہ جب تک اس نے پہلے فقرہ نہ کہلوایا کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اس وقت تک اس نے اسے مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

تو جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا ہے اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی جاتی ہے اور اس کی جماعت کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب یہ محبت ختم ہو سمجھ لو کہ تمہارا ایمان بھی ختم ہو گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ اگر کسی احمدی پر ظلم ہو تو میں اپنی جان دے کر بھی اس کو بچانے کی کوشش کروں گا تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔ مگر ہماری جماعت میں ترقی کا سوال آتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ افسر تمہاری طرف ہے لیکن اگر تمہیں حق ملے تو تمہارے دوسرے بھائی کی حق تلفی ہوتی ہے تو جب تک تم پروانہ وار نہ لگا دو کہ اسے اس کا حق مل جائے اس وقت تک تم سچے مومن نہیں بن سکتے۔ کیونکہ ایمان کامل کی علامت ہی یہی ہے کہ دل ایک دوسرے کی محبت سے پُر ہوں اور یہی بات اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ ہم نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے اور تم میں باہم محبت اور اخوت پیدا کر دی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے اموال خرچ کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب کسی قوم میں یہ خوبی پیدا ہو جائے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور انہیں اپنے مفاد سے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا وہ تعداد میں تھوڑے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غالب آ جاتے ہیں اور کمزور ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے طاقتوروں کو شکست دے دیتے ہیں

تو جب ایمان پیدا ہوتا ہے

تو ساتھ ہی دلیری بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر ایمان کو ہمیشہ جائز طور پر استعمال کرنا چاہیئے ناجائز طور پر [illegible] نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے کہا تو بے شک مار لے میں تجھے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو انسان اسے نہ مارے۔ حالانکہ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجہ میں تو مر جائے۔ یعنی میری اصل کوشش یہی ہو گی کہ تیرا حملہ دور ہو جائے گویا مومن ایسے [illegible] میں بھی جبکہ اس کی جان خطرے میں ہو صرف اتنا ہی چاہتا ہے کہ شر دور کر دے یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی ناجائز تکلیف پہنچے۔ پس اپنے اندر ایمان پیدا کرو۔

اپنے بھائیوں کی سچی محبت پیدا کرو

اور اس امر کو اچھی طرح سمجھو کہ مومن [illegible] ہے جو دوسروں کے لئے اپنی جان دینے کیلئے بھی تیار رہو اور آپ پیچھے ہو کر بھی اپنے بھائی کو آگے کرنے کی کوشش کرتا ہو جیسے قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کے الفاظ میں مومن کا یہ خاصہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ان سے پیچھے ہوں ان کو کھینچ کر آگے لاتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اپنے بھائیوں سے بلکہ اگر ممکن ہو تو غیروں سے بھی

نیکی اور حسن سلوک

کرو اور ان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دو اور انہیں اونچا کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے بڑھانے کی کوشش کرو کیونکہ جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ (الفضل ۱۴؍۳؍۵۴)

تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز اور احباب کی مخلصانہ پیشکش

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ

الفضل مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے ذریعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ اعلان قادیان میں موصول ہوا جس میں حضور نے تحریک جدید کے نئے سال ۲۹/۱۹ کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے۔ اس اعلان کا سننا تھا کہ دوستان کرام جوق در جوق اپنے وعدہ جات لکھوانے کیلئے تحریک جدید کے مرکزی دفتر میں آنے شروع ہو گئے اور ساتھ ہی بعض احباب نے ادائیگی بھی کر دی۔ چنانچہ ذیل میں ان خوش نصیب احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے یؤثرون علی انفسہم کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ ہند و بیرون کی خدمت میں حضور انور کا یہ پیغام اور فارم وعدہ جات بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدہ داران صاحبان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے ارسال فرمائیں۔ اور وصول کے لئے بھی ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء تک نقد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی فہرست سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کی جائیگی

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

فہرست نقد ادائیگی کنندگان دفتر اول سال ۲۹ جماعت احمدیہ قادیان

نام	رقم
مکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل	۵۴/-
" صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان و ایک نادار احمدی	۲۲۴/۴
مکرمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ مع ایک نادار احمدی	۶۷/۵۶
مکرم مولوی ابرار احمد صاحب	۱۰/-
" دفعدار محمد عبد اللہ صاحب	۹/۱۳
" بھائی اللہ دین صاحب شاہدرہ	۲۶/۱۵
" " بشیر محمد صاحب	۱۱/۵۶
" بہادر خان صاحب	۷/۱۹
" ڈنیش فضل حق صاحب	۵/۴۴
مکرم بابا محمد الدین صاحب	۸/۶۲
" چوہدری محمد طفیل صاحب	۶۳/۷۵
" مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی	۴۱/-
" مرزا محمد اسحٰق صاحب	۱۰/۵۰
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد اسحٰق صاحب	۱۰/۵۰
مکرم منشی عبد القادر صاحب اعوان	۱۲/-
" حاجی فضل احمد صاحب کپورتھلوی	۶/۶۲
" گیانی بشیر احمد صاحب ناصر	۵/۳۱
" بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت	[illegible]
" مولوی عبد القادر صاحب دہلوی	۶/-

فہرست نقد ادائیگی کنندگان دفتر دوم سال ۱۹ جماعت احمدیہ قادیان

نام	رقم
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب مع لواحقین	۵/-
" اہلیہ صاحبہ بابا جلال الدین صاحب	۲/۲۵
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں مع فیملی	۱۳/-
" بابا نور احمد صاحب	۶/۲۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ بابا نور احمد صاحب	۵/۳۷
مکرم ملک خیر الدین صاحب	۶/۱۲
" خان عبد الرحیم صاحب مرحوم	۵/۰۰
" چوہدری عبد القدیر صاحب	۱۶/۴۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ "	۷/۵۵
مکرم محمود احمد صاحب مبشر	۹/۶۰
" بابا فضل احمد صاحب	۱۴/-
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مع فیملی	۱۰۰/-

(باقی صفحہ ۸ پر)

مختلف مقامات میں "یوم التبلیغ" کیسے منایا گیا

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز

مورخہ ۲۱ر اکتوبر بروز اتوار خاکسار اور مکرم حیدر خان صاحب سیکرٹری تبلیغ مکرم مبارک احمد خان صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ۔ جناب شیخ فضل احمد صاحب ۔ مکرم صلاح الدین صاحب اور مکرم شیخ عثمان صاحب بغرض تبلیغ موضع نیا گاؤں جو کہ یہاں سے ۷ میل کے فاصلہ پر ہے گئے ۔ وہاں غیر احمدی دوستوں کو جمع کر کے ایک تبلیغی جلسہ کیا ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے اجرائے نبوت، اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی ۔ اور جلسہ کی کارروائی ۱/۲ ۱۰ بجے شب کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی ۔ ہم سب وہیں رات قیام پذیر ہوئے ۔ اور صبح واپس موسیٰ بنی مائینز پہنچے ۔

خاکسار

محسن خان مبلغ جماعت احمدیہ

موسیٰ بنی مائینز

جماعت احمدیہ بنگام

بنگام کے صرف دو احمدی گھر ہیں انکی طرف سے بذریعہ تار ایک روز قبل مجھے اطلاع ملی کہ یوم التبلیغ کے پروگرام کے سلئے میں وہاں پہونچ جاؤں چنانچہ خاکسار رخمند گڑھ کے دوستوں کو مقامی مبلغ کے تعاون سے یوم تبلیغ پورے اہتمام سے منانے کی تاکید کر کے شام تک بنگام پہنچ گیا ۔ دونوں احمدی دوستوں نے لطف نصف دن کا پروگرام اپنے اپنے حلقہ احباب میں پہلے سے طے پایا ہوا تھا ۔ صبح سے پروگرام کے ماتحت بعض لوگوں سے وقت لیا ہوا تھا ان سے ملاقات کا سلسلہ شروع کیا گیا ۔ گیارہ بجے تک تین معززین کے گھروں پر جاکر انفرادی تبلیغ کا جس ان کے گھروں کے تمام افراد نے سنجیدگی سے سنا ۔ پھر منڈی کے بازار میں گئے ۔ جہاں چند مسلم تعلیم یافتہ نوجوانوں سے ملاقات کی ۔ یہ سب خندہ پیشانی سے پیش آئے ۔ اور مسلسل دو گھنٹے تک مختلف مذہبی امور پر گفتگو کرتے رہے ۔ اور مطالعہ کے لئے لٹریچر بخوشی حاصل کیا ۔ اس کے بعد ایک بجے چند مسلم نوجوان جن میں ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی تھے ۔ مدعو کئے گئے تھے ۔ ان سب سے دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا ۔ دوران گفتگو جماعت احمدیہ کے

کارناموں کے بارہ میں کھول کر سمجھایا گیا ۔ اس کے بعد دوسرے احمدی دوست نے اپنے گھر پر معززین کو مدعو کیا ہوا تھا ۔ جس سے انفرادی تبلیغ کا سلسلہ رات کے ۱۱ بجے تک جاری رہا ۔ اس رات ایک نوجوان نے جو کافی عرصہ سے لٹریچر کا مطالعہ کر رہا تھا بیعت بھی کی ۔ الحمد للہ

خاکسار

حکیم محمد دین مبلغ شیموگہ

جماعت احمدیہ نند گڑھ

مورخہ ۲۱/۱۰/۶۲ کو مرکز کی ہدایت کے مطابق یوم التبلیغ منایا گیا ۔ خاکسار کی قیادت میں وفد سائیکلوں پر موضع بلس پہنچا ۔ وہاں پر سنجیدہ لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تبلیغ کی ۔ علاوہ مسلمانوں کے بعض ہندو دوستوں نے توجہ اور غور سے ہماری باتوں کو سنا ۔ اور مقامی زبانوں میں لٹریچر طلب کیا ۔ جو ان کو دیا گیا سارا دن اسی طریق پر تبلیغ کر کے شام کو واپس وفد نند گڑھ پہنچا ۔

خاکسار

حکیم عبد الرحمٰن مبلغ مشن نند گڑھ

جماعت احمدیہ لکھنؤ

مورخہ ۲۱/۱۰/۶۲ کو خاکسار صبح سات بجے اپنے گھر سے نکلا ۔ اور پیغام حق پہنچاتا ہوا مسجد معہ امین آباد پہنچا ۔ سب دوستوں کو حسب ضرورت لٹریچر بغرض تقسیم دیا ۔ اور سب کو تبلیغی ہدایات دے کر اور جمعہ امور سے فارغ ہو کر امین آباد سے قیصر باغ براستہ لاٹوش روڈ ہوتے ہوئے ڈال باغ ۔ دار الشفاء ۔ کونسل ہاؤس ۔ حضرت گنج وغیرہ میں زبانی و بذریعہ لٹریچر پیغام حق پہنچاتا ہوا نذیر آباد پہنچا ۔ نذیر آباد سے مختلف محلوں اور جگہوں میں سلسلہ تبلیغ جاری رکھتے ہوئے ناکہ ہنڈولہ ۔ آرب نگر ۔ موتی نگر کے حصوں میں بھی پیغام حق پہنچایا ۔ مغرب کی نماز ایک مسجد میں پڑھی نماز پڑھنے والے نمازیوں کو بھی حقیقت احمدیت سے مختصراً آشنا کیا ۔ اس طرح یہ ناچیز ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے اپنے گھر پہنچا ۔

دیگر دوستوں نے بھی بذریعہ لٹریچر و زبانی پیغام حق پہنچایا ۔ مجموعی طور پر سوا سو پمفلٹ اردو ۔ ہندی ۔ انگریزی ۔ کو تقسیم کیا گیا ۔ اور سینکڑوں افراد تک زبانی پیغام حق پہنچا ۔

خاکسار

منظور احمد مبلغ لکھنؤ

جماعت احمدیہ مظفر پور

مورخہ ۲۱ر اکتوبر مظفر پور میں اہتمام کے ساتھ یوم تبلیغ منایا گیا ۔ صبح ۹ بجے خاکسار اور مکرم پروفیسر شہاب احمد صاحب مظفر پور سے روانہ ہو کر بذریعہ رکشہ ساڑھے ۹ بجے بھیکن پور بنگلہ پہنچے یہاں ہمارے ایک احمدی دوست مکرم محمد خلیل صاحب ہیں خلیل تھے ۔ ان کی عیادت کی اور بستی کے ایک مشہور و معروف فرد کے ڈیرہ پر پہنچے وہ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے ۔

ہم لوگ کچھ دیر بیٹھے رہے جب وہ فارغ ہو چکے تو ان سے اجازت حاصل کرکے تبلیغ شروع کی ۔ کچھ دیر کے بعد ان کے چہرہ پر گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہونے لگے ۔ جو آہستہ آہستہ بے چینی کی شکل میں منتقل ہو گئے ۔ جس کا اثر ان کے ہاتھ ۔ سر ۔ آنکھوں اور اعضاء سے ظاہر ہونے لگا ۔ اور آخر میں کروٹیں بدل بدل کر اپنی بے چینی کا اظہار کرنے لگے ۔ خاکسار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہے ۔ فرمانے لگے ہاں کچھ ایسا ہی ہے ۔ آخر میں فرمایا کہ

"ہم اس وقت بیمار ہیں اسلئے کچھ کہہ نہیں سکتے"

ان لوگوں کو کچھ لٹریچر دیا ۔ اور واپس مظفر پور پہنچ گئے ۔

رات کو سات بجے محترم ڈاکٹر سید فضل احمد صاحب کی کوٹھی پر "بزم لیبنی" کے بعض نوجوانوں کو مدعو کیا گیا تھا ۔ آٹھ نوجوان پہنچ گئے ۔ ڈیڑھ دو گھنٹے تک یہ لوگ نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ تبلیغ سنتے رہے ۔ بعدہ بعض نوجوانوں نے کچھ سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے ۔

یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا رہا اور سامعین کافی متاثر ہوئے ۔ آخر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حق میں اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے ۔ آمین ۔ خاکسار

عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر پور

چینی جارحیت کیخلاف جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے حکومت ہند کو تعاون کی پیشکش

اور

جناب وزیر اعظم صاحب کا شکریہ

چین کی جارحانہ کارروائی کے خلاف اپنی حکومت کو احمدیہ جماعت ہندوستان کی طرف سے جو امداد اور تعاون کی پیشکش مرکز سلسلہ احمدیہ قادیان کی طرف سے کی گئی تھی ۔ اس کے جواب میں پرائیویٹ سیکرٹری جناب وزیر اعظم کی طرف سے مندرجہ ذیل چٹھی موصول ہوئی ہے :-

از دفتر وزیر اعظم

نئی دہلی

۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

نمبر ۲۰۰ - 5/7

مکرم بندہ

مجھے وزیر اعظم صاحب نے ہدایت کی ہے کہ آپ کی چٹھی نمبر 689/62-10-F مورخہ ۱۲-۱۰-۶۲ بنام وزیر اعظم صاحب کی رسیدگی سے اطلاع دیتے ہوئے آپ کے ان جذبات کا شکریہ ادا کروں جو آپ نے احمدیہ جماعت کی طرف سے ظاہر کئے ہیں ۔

دستخط ایم ۔ ایل ۔ بزاز

پرائیویٹ سیکرٹری

وزیر اعظم

خدمت شری برکات احمد راجیکی

ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

درخواستہائے دعا ۔ مکرم جناب مستری غلام رسول صاحب آف چمبہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں انکی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں ۔ انہوں نے ایک نذر مانی تھی کہ اگر خدا تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے تو وہ ایک سو روپیہ نشر و اشاعت کی مد میں ادا کرینگے ۔ لیکن قبل اسکے کہ مریضہ کو صحت ہو انہوں نے اپنی نذر کی رقم پوری کر دی ہے اور مبلغ ایک سو روپیہ نشر و اشاعت کیلئے ارسال فرمایا ہے بزرگوں اور احباب جماعت سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مستری صاحب موصوف کی اہلیہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے نیز مستری صاحب مقامی طور پر مخالفت کی وجہ سے بہت پریشان اور تکلیف میں ہیں ۔ دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ اس کا بھی ازالہ فرمائے ۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۲) خاکسار کا لڑکا عزیز سید بشیر الحق اس ماہ ماہ مئی کا فائینل امتحان دیگا احباب جماعت بزرگان کرام اور درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست ہے کہ عزیزم ... اس کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں ۔ نیز خاکسار کی صحت اور مالی پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے بھی درخواست دعا ہے ۔ خاکسار سید ظہیر الحق جمشید پور

Prada a/ppraqtchma

وادئ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

بتوسط نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

میں جب وادئ کشمیر میں داخل ہوا۔ اس وقت چنار کے دیو ہیکل درخت سبز پتوں کی پوشاک پہنے کھڑے تھے دھان اور مکئی کی فصلیں تیار کھڑی تھیں۔ درخت سیبوں سے لدے تھے۔ اور کشمیری مرد اور عورتیں لمبی لمبی لکڑیاں لے کر اخروٹ جھاڑ رہے تھے۔ اگرچہ خوبانی کا موسم گذر چکا تھا مگر بازاروں میں بگوگوشے آ گئے تھے۔ جو ناشپاتی کی شکل کا ایک پھل ہوتا ہے۔ لیکن حلاوت اور رسیلا پن میں اس سے بڑھ کر۔

بانہال کی سرنگ سے گزرتے ہی میں وادئ کشمیر کے اور ایک حسن سے محظوظ ہوا۔ اور وہ سفیدے کے درخت تھے۔ جو سڑک کے دونوں طرف بلند ہمت اور کشیدہ قامت نوجوانوں کی طرح کھڑے تھے۔ قاضی گنڈ کے بعد راستہ بالکل سیدھا اور ہموار تھا۔ بس اب پہاڑوں کے نشیب و فراز اور پیچ و خم سے گذرنے کی بجائے سیدھی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

راستے کا پیچ و خم میرا خیال ہے کہ اگر جموں سے قاضی گنڈ تک ایک سیدھی لکیر کھینچی جائے تو وہ کسی صورت میں پچاس میل سے زائد نہیں ہوگی۔ ممکن ہے وہ تیس میل سے بھی کم ہی ہو۔ مگر جب ہم اسے طے کرنے پر آتے ہیں تو قریباً دو سو میل کی مسافت طے کرنی ہوتی ہے۔ یہ راستہ ایسا پیچیدہ اور خمدار ہے کہ اگر ہم اسے کسی حسینہ کے "کاکل پیچاں" سے تشبیہ دیں تو یہ تشبیہ بھی ناقص ہوگی۔ جب رام بن گاؤں سے سرینگر کی طرف چلتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم پہاڑ اور سبزہ زار سے نہیں گذر رہے بلکہ موت کے دیوتا کو آنکھیں دکھاتے جا رہے ہیں۔ اور پیچ پر جب موٹر دریائے چناب کے اوپر اوپر سے گذرتی ہے اس وقت موت و زندگی یکجا نظر آتی ہے۔ ڈرائیور کی لمحہ بھر کی غفلت سے ہم وادئ کشمیر کی بجائے بڑی آسانی سے وادئ ہلاکت میں پہنچ سکتے ہیں۔

سردی کا احساس بنوٹ کی پہاڑیوں پر پہنچ کر ہم ذرا سردی محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور جب کوہ پیر پنجال کے دامن میں آتے ہیں اس وقت سردی کا احساس تیز ہو جاتا ہے۔ اس وقت ہم سطح سمندر سے گیارہ ہزار فٹ کی بلندی پر ہوتے ہیں۔

بانہال کی سرنگ پہلے وادئ کشمیر میں داخل ہونے کے لئے کوہ پیر پنجال کی انتہائی بلندی پر سے گذرنا پڑتا تھا۔ مگر اب اس پہاڑ کے بانہال نامی علاقے میں پونے دو میل لمبی دو سرنگیں کھود دی گئی ہیں جن سے آمد و رفت میں بڑی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ آجکل یہی وادئ کشمیر میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

میں جب اس دروازے سے نکلا۔ اس وقت میرے واردات عجیب تھے میں ابھی "حسنِ کشمیر" سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ اور ریاست و ریاست کے مناظر سے پوچھتا تھا کیا یہی وہ کشمیر ہے جس کو جنت نظیر کہتے ہیں۔

سیر گاہیں دوسرے دن میں نے سرینگر کی سیر گاہیں دیکھیں اور مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب آیا کہ سرینگر کی تمام مشہور سیر گاہیں دولت مغلیہ کی یادگار ہیں۔ جیسے نشاط باغ شالی مار باغ اور چشمہ شاہی سب مقامات جہانگیر و شاہجہان کے یادگار باقیات ہیں۔ ہری نہریں۔ فوارے اور پھول و سبزہ زار وغیرہ۔ جھیل بھی دیکھی مگر جو بمبئی کے ساحلِ عرب پر رہتا ہو اسے اس جھیل میں کیا لطف آئے گا۔

آبشار اہربل میں ابھی اسی کشمکش میں تھا کہ مجھے احباب جماعت کی طرف سے "وادئ کشمیر" کی مشہور سیر گاہوں کے دیکھنے کی دعوت ملی۔ میں سب سے پہلے آبشار اہربل دیکھنے گیا۔ اونچے اونچے پہاڑ جن پر چیڑ اور دیودار کے بڑے بڑے درخت ہیں۔ ان کے درمیان شور و غل کرتی ہوئی ایک ندی بہتی ہے۔ پھر ایک جگہ آ کر چیختی چلاتی ہوئی اوندھے منہ بیس پچیس فٹ کی گہرائی میں گر جاتی ہے۔ جس سے سطح آب پر قوس و قزح کا سماں نمودار ہوتا رہتا ہے۔ اور فضا پانی کے ذرات سے نمناک ہو جاتی ہے۔ یہ نظر آبشار کا ایک عام منظر ہوتا ہے مگر جب میں گہرائی میں اترا اور ندی کے قریب جا کر پانی کا ایک چلو اٹھایا۔ تو اس آبشار کے متعلق میری رائے فوراً بدل گئی۔ اس کا پانی اتنا سرد تھا کہ میں جو ٹھا چلو پانی منہ میں نہیں ڈال سکا۔ باوجودیکہ اس پانی کے پینے سے دل کو بڑی فرحت محسوس ہو رہی تھی۔ یہ پانی کیا تھا۔ شربتِ مفرح قلب تھا۔ اور بھی جات تھا۔ اور پھولوں

چشمہ کگرناگ وغیرہ اس کے بعد میں دوسرا چشمہ دیکھنے گیا۔ جسے سیاح دور دور سے آ کر دیکھتے ہیں۔ اس کا نام "کگرناگ" ہے۔ اس جگہ قارئین یہ یاد رکھ لیں کہ کشمیری زبان میں "ناگ" چشمے کو کہتے ہیں۔ کگرناگ کا ترجمہ ہے "چشمۂ مرغ"۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اگر ان چشموں کا کاغذ پر نقشہ کھینچا جائے تو بچۂ مرغ کی شکل پیدا ہو جاتی ہے میں نے وہاں دیکھا کہ ایک نہایت اونچے پہاڑ کے دامن سے صاف و شفاف پانی کئی چشمے رواں ہیں۔ پانی اتنی تیزی سے نکل رہا ہے گویا قدرت کا ہاتھ جلد جلد ان کو پہاڑوں کے ذخیرۂ آب سے دھکیل دھکیل کر باہر نکال رہا ہے کہ مبادا یہ پانی پہاڑ کے سینے میں رک گیا تو کہیں پہاڑ غرقاب نہ ہو جائیں۔ ان چشموں کی حلاوت و شفافی کا کیا کہنا۔ یہاں میں نے آبشار اہربل والی غلطی نہیں کی۔ بلکہ گلاس ساتھ لے گیا تھا۔ ہر چشمہ سے پیٹ بھر بھر کے پانی پیا۔ پھر میں اچھابل آیا۔ مگر یہ منظر دوسرے مناظر سے مختلف تھا یہاں پانی زمین کی سطح سے ابل ابل کر نکل رہا تھا۔ کبھی کبھی وفورِ جوش میں اچھل پڑتا تھا۔ یہاں بھی میں نے ہر چشمے سے پانی پیا۔ اور لطف اٹھایا۔ پھر میں "اننت ناگ" آیا۔ اور یہاں کے چشمے بھی دیکھے۔ جس کے کنارے مندر، گوردوارہ اور مسجد بنی ہوئی ہے۔ اس کے بعد "ویری ناگ" گیا۔ جو دریائے جہلم کا منبع کہلاتا ہے۔ اس چشمے کو مغل تاجدار جہانگیر اور شاہجہان کے حسنِ ذوق نے بہت حسین بنا دیا ہے۔ یہاں ان دونوں تاجداروں کے کتبے بھی ہیں۔ کتبۂ شاہجہان میں بطور فخر یہ لکھا ہے کہ

> ایں جوئے وارد است ز جوئے بہشت یاد
> زیں آبشار یافتہ کشمیر آبرو دے

چشمۂ محمود یہ تو بڑے بڑے چشموں کا ذکر ہے۔ چھوٹے چھوٹے چشموں کا کیا ذکر۔ ہر جگہ خصوصاً "اننت ناگ" اور "کولگام" کے علاقوں میں اب بھی بیسیوں چشمے ہیں یاڑی پورہ میں ایک چشمۂ محمود بھی ہے۔ جس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیا ہے اور احباب نے اس کا نام چشمۂ محمود رکھا ہے۔

پہلگام ان چشموں کی سیر کے بعد میں اب وادئ پہلگام کی طرف آیا۔ جو وادئ کشمیر میں ایک صحت افزا مقام سمجھا جاتا ہے۔ یہاں دریائے لدر بہتا ہے۔ جو شیش ناگ سے نکلتا ہے۔ یہاں سے تیس میل کے فاصلے پر امرناتھ ہے۔ جہاں ہندو تیرتھ یاترا کو جاتے ہیں۔

تلیس مقام قارئین اگر اس جگہ یہ یاد رکھیں کہ "پہلگام" کشمیری زبان میں چرواہے کے گاؤں کو کہتے ہیں۔ تو اچھا ہو۔ اس میں کسی خاص چرواہے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ہم جب "اننت ناگ" سے "پہلگام" کو چلتے ہیں تو راستے میں "تلیش مقام" نامی ایک جگہ آتی ہے۔ جس کو ہم شین کے نقطے حذف کر کے "تلیس مقام" بھی پڑھ سکتے ہیں۔

غرض جب میں نے وادئ کشمیر کے یہ حسین مناظر دیکھے جن سے ابھی تک اس وادی کے مشرق۔ جنوب اور شمال کا ایک بڑا حصہ مستفید ہو رہا ہے تو بے ساختہ میری زبان پر بھی آیا کہ واقعی کشمیر جنت نظیر ہے۔ اس وقت مجھے قرآن کریم کی یہ آیت بھی یاد آ گئی کہ

> وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔
> ہم نے بیٹے اور ماں کی والدہ کو ایک ایسی سطح مرتفع پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قرار اور چشموں والی سرزمین تھی

صفات ربوہ قرآن مجید نے اس ربوہ کی جو صفات بیان فرمائی ہے اس کا تجربہ، مشاہدہ وادئ کشمیر کا ہر سیاح کرتا ہے۔ پھل پھلیریوں اور چشمہ و آبشار کے علاوہ یہاں مویشیوں اور مرغوں کی بھی کثرت ہے۔ بعض پہاڑی جماعتوں نے میرے سامنے مرغ کی ایسی پلیٹ پیش کی کہ میں اس کی جسامت دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"ذات قرار" والی صفت کا ظہور تو مجھ پر بانہال کی سرنگ طے کرتے ہی ہونے لگا تھا۔ میں اس سے پہلے بیمار رہتا۔ طبیعت بجھی بجھی سی رہتی تھی۔ مگر جب وادئ کشمیر میں داخل ہوا تو آہستہ آہستہ دل کی کلیاں کھلتی گئیں۔ اور طبیعت سرور و انبساط کی کیفیت سے معمور ہوتی گئی۔ میں جب رشی نگر پہنچا تو باد و باراں کے باعث دفعۃً موسم بدل گیا۔ اس وقت کا حال کیا بیان کروں سخت ٹھٹھر کر رہ گئے۔ برف باری کا اندیشہ بھی پیدا ہو گیا اس وقت میں سطح سمندر سے ساڑھے سات ہزار فٹ کی بلندی پر تھا۔ یہ جگہ یوں بھی سرینگر سے بہت سرد ہے۔ لیکن جب دریائے دشوہ کے کنارے آیا تو قدرت کی ایک صنعت کاری دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اونچے اونچے پہاڑ جنہیں طے کر کے پہلے مغل تاجدار کشمیر آیا کرتے تھے۔ زیادہ تر پہاڑ جنہیں عبور کر کے تجارتی قافلہ جنت و چین کو جایا کرتا تھا سب برف سے ڈھک گئے تھے۔ دستِ قدرت نے ان پہاڑوں پر برف کی قلعی کر دی تھی۔ سورج کی روشنی میں اب وہ پہاڑ آئینے کی طرح چمکنے لگے گئے۔ بہادر تنگ دریائے دشوہ کے

کنارے بیٹھ کر ان پہاڑوں کا نظارہ کرتا رہا جب سرد ہواؤں کے جھونکے آتے تو شمشیر و سنان کی طرح بدن میں چبھ جاتے مگر اس پر نیلے ماحول میں طبیعت اور بھی شگفتہ ہو جاتی تھی۔ اور دل کی امنگیں ایک ایک کر کے بیدار ہو رہی تھیں۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید
گر مرغ کباب است بہ بال و پر آید

کوثر ناگ وغیرہ

وادی کشمیر کا سیاح چند اور مقامات کے دیکھنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ جیسے کوثر ناگ نندن سر۔ یہ پیر پنجال کی بلند چوٹیوں پر دو بڑی بڑی جھیلیں ہیں۔ انہیں جھیلوں کا پانی پہاڑ کے دامن سے نکلتا ہے۔ ان میں کوثر ناگ بہت مشہور ہے۔ اسی سے دریائے وشو نکلتا ہے۔ جس سے کولگام کا سارا علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ میں نے کوثر ناگ اور نندن سر دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ اب ان پہاڑوں کی بلندی پر کوئی نہیں جا سکتا۔ اب یہ جھیلیں بھی برف سے ڈھک گئی ہوں گی۔ جون جولائی کی گرمی سے پہلے یہ برف نہیں پگھل سکتی اسی طرح وادی "گلمرگ" بھی قابل دید ہے۔

جماعتہائے احمدیہ کا عمل و توسع

ان سیر گاہوں کی طرف آ کر ہم قدرت کے ایک اور حسین تدبیر سے متاثر ہوتے ہیں جس طرح وادی کشمیر کا یہ علاقہ قدرت کا ایک شاہکار کہلاتا ہے۔ اور فرحت بخش چشموں۔ آبشاروں اور مرغزاروں کے لئے نگاہِ مشیت نے اس علاقے کا انتخاب کیا ہے۔ اسی طرح مشیتِ الٰہی نے روحانی معارف کے چشمے بھی اسی علاقے میں بہائے ہیں۔ یعنی وادی کشمیر کے اس علاقے میں مسیح پاک علیہ السلام کے ماننے والوں کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔ ان تفریح گاہوں اور جماعتوں کے نام یہ ہیں:

سیر گاہ	جماعت
آبشار اہربل	جماعت احمدیہ ناسنور
	" " رشی نگر
کنگ ناگ	" " سندبراری
اچھابل	" " اندوہ
ویری ناگ	" " اننت ناگ
	" " شورت
	" " کنی پورہ
پہلگام	" " اننت ناگ
	" " فوہر
وولر جھیل	" " باندی پورہ
نشاط باغ، شالیمار باغ، وادی یاروِچ، چشمہ شاہی	" " سرینگر

ہم جب ان سیر گاہوں سے باہر آتے ہیں۔ اور ان کے قریب ہی مسیح پاک علیہ السلام کے نام لیواؤں کو درود و سلام پڑھتے ہوئے پاتے ہیں تو دل فرطِ مسرت میں رقص کرنے لگتا ہے۔ ان کی سر چٹان اور ہر مرغزار پر قرآن کریم کی یہ آیت آتی ہے کہ

وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ

اور جب ہم یہ منظر دیکھتے ہیں کہ مسیح محمدی کے پیروؤں کو بھی خدا نے وادی کشمیر کے اس علاقے میں پناہ دی ہے تو ہماری جبیں آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہو جاتی ہے اور دل اس احساس سے لبریز ہو جاتا ہے کہ جس طرح کہ قدرت الٰہی پہاڑ کی سخت چٹانوں اور زمین کے سنگلاخ ٹکڑوں میں سے ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ جاری کرتی ہے اسی طرح وہ خدا ان سینوں میں بھی جو نہایت درشت ہیں روحانیت پیدا کر دیگا جو آج سنگلاخ سے آب گیاہ سمجھے جاتے ہیں

حضرت عیسےٰ کی پہلگام میں سکونت

جب میں وادی پہلگام میں پہنچا تو مجھے قرآن کریم کی یہ آیت بار بار یاد آتی تھی۔ مجھے اس جگہ "تاریخ کشمیر" کا یہ واقعہ سنایا گیا کہ یہاں کسی زمانے میں ایک اسرائیلی شہزادہ پناہ لینے آیا تھا۔ اور اس نے یہی جگہ اپنی سکونت کے لئے منتخب کی تھی۔ یہ صحت افزا مقام بھی ہے اور بیرونی سرحدوں سے دور بھی۔ وہ اسرائیلی شہزادہ بھیڑوں اور بکریوں کے ریوڑ کا مالک تھا۔ اس علاقے میں ان کے مویشی چرتے تھے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام "پہل گام" ہو گیا۔ یعنی "چرواہے کا گاؤں" اس خیال کی تائید "عیسیٰ مقام" سے بھی ہوتی ہے یقیناً وہ دورانِ سفر میں اسی جگہ قیام کرتے ہوں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسےٰ کی شہزادگی کا خیال کر کے کشمیر کے راجہ نے ان کو یہ علاقہ بطور جاگیر دے دیا ہو۔ اور انہوں نے "عیسیٰ مقام" کو اپنی قیامگاہ اور "پہلگام" کو مویشیوں کی چراگاہ بنایا ہو۔ جہاں مویشیوں کے ساتھ ان کے چرواہے بھی رہتے ہوں گے۔

قبر مسیح

یہ حقیقت احمدیہ لٹریچر میں بار بار دہرائی جا چکی ہے کہ محلہ خانیار" سرینگر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا روضۂ مبارک موجود ہے۔ میں اس کا آنکھوں دیکھا حال بھی قلمبند کر دوں

زیارت گاہ پیر دستگیر کے قریب ہی ایک چھوٹا سا مقبرہ ہے اس کے دو کمرے ہیں۔ میں جب اس میں داخل ہوا۔ تو پہلے کمرے میں مویشیوں کا چارہ پڑا تھا۔ دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا تو روضۂ مبارک نظر آیا۔ قبر کے اوپر لکڑی کا تعویذ بنا ہے۔ اس تعویذ سے ایک تختی لٹک رہی تھی۔ جس میں یہ عبارت کندہ تھی:۔

کتبہ مزار یوز آسف

تاریخی حالات

خواجہ محمد اعظم دیدہ مری اپنی تاریخ "واقعات کشمیر" میں سید نصیر الدین خانیاری کا مختصر تذکرہ لکھتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ:۔

"درجوار ایشاں سنگ قبرے واقع شد۔ نزد عوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ ازیں زمان مقام پیغمبران معروف است۔ در کتابے دیدہ ام کہ بعد از قصہ دور دراز حکایتے می نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ برائے زہد و عبادت آمدہ ریاضت و عبادت بسیار سے کرد۔ در آں کتاب نام آں پیغمبر یوز آسف نوشتہ۔"

ترجمہ:۔ سید نصیر الدین کے جوار میں ایک قبر کا پتھر ہے۔ عوام میں مشہور ہے کہ اس جگہ ایک پیغمبر آرام فرما ہیں۔ جو پرانے زمانے میں کشمیر میں مبعوث ہوئے تھے۔ اس زمانے سے پیغمبروں کا مقام معروف ہے۔ میں نے ایک کتاب میں دیکھا کہ بہت سے دور دراز کے قصوں کے بعد لکھا ہے کہ شہزادوں میں سے کوئی ایک زہد و عبادت کے لئے آیا۔ اور بڑی ریاضت و عبادت کی۔ اس کتاب میں اس پیغمبر کا نام "یوز آسف" لکھا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "یوز آسف" کے متعلق نہایت مدلل طور پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ اصل میں "یسوع آسف" یعنی "غمزدہ یسوع" ہے۔ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسےٰ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔

وہاں مجھے معلوم ہوا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران برٹش ریڈیڈنٹ رات کی تاریکی میں اس قبر پر آتا تھا۔ اور انگریزوں کی فتح و نصرت کے لئے دعا مانگتا تھا۔

موسوی قبریں

اس کے قریب ہی جو قبرستان ہے۔ میں نے اس میں دو قبریں دیکھیں۔ جو "موسوی قبر" کے نام سے مشہور ہیں یہ قبریں نسا قبریں ہیں۔ اور پرانی اینٹوں کی بنی ہوئی ہیں

واضعہ

اس جگہ یہ ذکر بھی بے جا نہیں ہوگا کہ اہل کشمیر شادی بیاہ کے موقعہ پر گوشت کی بہت سی اقسام تیار کرتے ہیں۔ جنکو "واضعہ" بولتے ہیں۔ ایک مرتبہ میرے دسترخوان پر بھی "واضعہ" لایا گیا۔ اور ایک غیر احمدی دوست نے بڑے فخر سے کہا کہ یہ وہ کھانا ہے جو فرعون کے باورچی خانے میں تیار ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ اگر فرعون کے باورچی نہیں تو داروغہ مطبخ ضرور تھے۔ انہوں نے کہا کہ واقعی میں اپنی بات سے آپ پکڑا گیا۔

کوہِ موآب

ابھی تک جماعت احمدیہ کے ادب میں "قبر مسیح" کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن جب میں سرینگر کے شمال مغرب کی طرف "ونگام" نامی جماعت کے دورہ پر گیا۔ تو مجھے وہاں ایک پہاڑ دکھایا گیا۔ جس کو اہلِ کشمیر "موآب" کہتے ہیں۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام "موآب" ہی کی سرزمین میں دفنائے گئے تھے۔ اسی لئے اب بہت سے محقق یہ خیال کرتے ہیں کہ کشمیر میں صرف "قبر مسیح" نہیں بلکہ "قبر موسےٰ" بھی ہے۔ حال ہی میں دو جرمن محقق بھی اس تاریخی راز کا سراغ لگانے "ونگام" آئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قبر سرخ ٹیلے کے پاس ہے ونگام کی یہ پہاڑیاں بھی سرخ پتھروں کی ہیں۔ (باقی)

فہرست بقیہ ۵

نام	رقم
مکرمہ والدہ صاحبہ "	15/-
مکرم محمد فہیم اللہ صاحب	14/-
" چوہدری سکندر خان صاحب	12/-
مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر از طرف والدہ	5/20
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی	11/-
مکرم حافظ عبد العزیز صاحب	5-81
" بشیر احمد صاحب شاد	8/50
مکرمہ اہلیہ صاحبہ "	7/-
مکرم بابا الہ بخش صاحب	12/62
" چوہدری فیض احمد صاحب	5/87
" محمد یوسف صاحب زیروی	5/50

درخواست دعا: جماعت کو علم ہے کہ گذشتہ ماہ یا سوروفیع بالیسرائیلیہ میں صحابی احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے مابین مباہلہ وقوع میں آیا ہے۔ اسکی ہوم رپورٹ بدر میں شائع ہوئی ہے۔ جماعت کے صحابی، درویشوں اور بزرگوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کمزوریوں کو درگزر فرما کر اپنا نشان ظاہر فرمائے جس سے احمدیت کی فوقیت روز روشن کی طرح ظاہر ہو۔ اور ہمارے اندر یاد و ایمان اور دوسروں کی عبرت کا موجب بنے۔ طالب دعا احمد فضل الرحمٰن مبلغ قائمقام امیر اڑیسہ۔

ماہنامہ "نوری کرن" بریلی کی بوکھلاہٹ

"سوال گندم جواب چنا" والا ٹالمٹول

از خواجہ محمد صدیق صاحب فانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ

"مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار"

جب کہ خاکسار نے پیشتر ازیں بھی بدر ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء کے ذریعہ وادیٔ پونچھ میں عید میلاد النبی صلعم کی تقریب باحسان کا جلسہ کے عنوان کے ماتحت آگاہ کیا تھا کہ امسال جو پونچھ میں عید میلاد منائی گئی ہے۔ اس میں بریلی سے آئے ہوئے ایک مولوی صاحب مسمّی صوفی عزیز احمد صاحب نے ماسوائے سنی فرقہ کے سبھوں کو حصہ لینے سے مانع رکھا۔ بلکہ ایک پمفلٹ کے ذریعہ اس بات کو آشکار کیا کہ تمام بدمذہبوں۔ وہابیوں، دیوبندیوں۔ روافض۔ قادیانی، نیچریہ وغیرہ سے سخت متنفر رہو۔ اور ان کو اپنا سخت دشمن جانو۔

چنانچہ میں نے بحیثیت ایک احمدی مسلمان کے مولوی صاحب مذکور کو ملفوف چٹھی لکھ کر استدعا کی۔ کہ خدارا مجھے بتایا جائے۔ کہ اس مبارک تقریب پر جو کہ تبلیغ اسلام کو اپنے عقیدت مندانہ جذبات کے اظہار سے محروم رکھا گیا ہے یہ کس آیت کریمہ اور حدیث کے ماتحت ہے جبکہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا الخ کا حکم آپ کے اس عمل کے قطعی خلاف ہے۔ اس وقت تو مولوی صاحب نے میری اس عاجزانہ چٹھی کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر آج دو ماہ کے بعد ایک ماہنامہ "نوری کرن" بریلی میں میری چٹھی کو نقل کر کے سستی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے "محمد صدیق صاحب فانی جماعت احمدیہ پونچھ کشمیر کا ایک عجیب و غریب خط" عنوان سے موٹے حروف کا عنوان باندھ کر "کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا" والا طریقہ اختیار کر کے چند حوالوں کی گنتی ہونٹ کے ساتھ ایک لمبا چوڑا مضمون لکھ مارا۔ اور اس طرح سے اپنے خریداروں سے سرخروئی حاصل کرنے کی بیجا تعلی کی۔ مضمون کیا ہے؟ صرف بے ذوقی حب لات کی کشمکش یا اقبال صاحب نوری کے رسالہ کی خریداری کی گھبراہٹ جس کا نہ کوئی سر ہے نہ پیر۔

سوال تو یہ تھا کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کے قرآنی حکم کے ذریعہ تمام امت مسلمہ کو جس اتفاق و اتحاد کی تلقین کی گئی ہے۔ مولوی صاحب کے فرمان "پس دین اسلام کی سلامتی اسی میں ہے کہ تم ان احکام نبوی و ارشادات مصطفوی پر عمل کرو "ایاکم وایاہم" شا بتمام فرقہ ہائے اسلام کو دشمن جانو اور ان سے نفرت رکھو" کہاں تک میل کھاتا ہے۔ جناب والا نے تو اس طرف توجہ ہی نہیں دی۔ البتہ اقرار کیا کہ "فانی صاحب نے نتیجہ صحیح اخذ فرمایا۔ واقعی حضرت قبلہ صوفی صاحب کی تقریب پر آپ کو تقریر سے محروم رکھا گیا۔" (نوری کرن صفحہ ۹) یعنی صوفی صاحب کے نزدیک واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کے معنی اور مفہوم یہ ہے کہ کسی احمدی۔ دیوبندی۔ وہابی وغیرہ کو اکٹھا ہو کر اسلام کی خدمت نہ کرنے دو۔ العیاذ باللہ۔

لطف تو تب تھا کہ صوفی صاحب کو جب میری چٹھی ملی تھی اُسی رات کو جب انہوں نے مسجد جامع میں وعظ کیا تمام سامعین موجود تھے اُن کی موجودگی میں اس آیت کریمہ کے سیاق و سباق سے روشناس کراتے۔ لیکن اس وقت تو خاموشی اختیار کی۔ اور جب بریلی پہنچے تو دو ماہ تک چٹھی کا جواب دینے کی جستجو میں ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے رہے جب کچھ بن نہ آئی۔ تو سوال گندم کو ملحوظ رکھ کر جواب چنا پیش کر کے بیچارے سادہ لوح مسلمانوں کو خوش کر دیا کہ لو جی دندان شکن جواب ہو گیا۔

میں ناظرین نوری کرن کے انصاف پسند احباب سے عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ آپ ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء کے رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور پھر منصفانہ طور پر بتائیں کہ کیا میرے استفسار کا یہی جواب ہے جو نوری کرن میں درج کیا گیا ہے۔ میرے سوال کا مجھ پر مجھ کی مہر کا سے کیا تعلق؟ علی گڑھ میں قرآن مجید کی فرضی اشاعت سے حضرت مسیح موعود کو کیا تعلق جبکہ حضور کی بعثت کی غرض و غایت ہی اشاعت قرآن تھی جس پر اُن کا ایمان ہے کہ

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

. . . فرماتے ہیں:-

"دنیا کی سب کتابیں ہیں مجمل ہی جیسی شواہد
خالق ہیں اُن کی تابیں شواہد ہدایتی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے"

پس اس قسم کا بذات خود قرآن کریم کے متعلق عقیدہ رکھتے ہوئے اور پھر اسی کی اشاعت کی خاطر مامور ہونے کی حیثیت سے وہ بذات خود الہام الٰہی کے ماتحت یحیی الدین ویقیم الشریعۃ اس بات کے مجاز تھے۔ کہ وہ دیگر انجمنوں کو اپنے زیر سایہ کام کرنے کی دعوت دیتے۔ جیسا کہ حضور نے بار ہا توجہ بھی دلائی کہ سے

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

جناب صوفی صاحب ہی خدا کو حاضر ناظر جان کر کہ مثال کے طور پر کل اگر کوئی شخص بریلی سے باذن الٰہی مجدد کی حیثیت سے کھڑا ہو جائے۔ اور دیوبند سے انہیں دعوت آ جائے کہ ہمارے ہاں قرآن کریم کی اشاعت کی کمیٹی میں شامل ہو جاؤ۔ کیا مجدد صاحب اور ان کے مریدان اس کو کھلی گستاخی نہیں سمجھیں گے۔ پس علیگڑھ والوں کی نسبت بھی آپ یہی نظریہ قائم کریں۔ اس میں اعتراض والی بات ہی کونسی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا تمسخر اڑانا۔ استہزا کرنا۔ ان کے کلمات کو بگاڑ کر پیش کرنا۔ آپ کے بس کا روگ نہیں ہے۔ انبیاء کرام کے ساتھ قدیم سے ہی سنت چلی آئی ہے۔ "مسیح موعود کا منکر کافر" والا حوالہ پیش کرنا بھی آپ کا بے جا شکوہ ہے۔ آپ ہی انصاف سے کہیں کہ مہدی موعود کو نہ ماننے والوں کو آپ کیا کہیں گے جبکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مہدی کے پاس گھٹنوں کے بل جا کر میرا اسلام کہنا۔" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو انہیں سلام پہنچانے کی تلقین فرمائیں۔ تو کیا آپ اس امام مہدی کو کافر کہیں گے تب اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کی قدر کیا رہی۔

صوفی صاحب۔ مجھے خیال تھا کہ آپ عالم ہیں۔ اور ضرور میرے سوال کا نہایت ہی سنجیدگی سے جواب دیں گے۔ مگر معلوم ہوا کہ عام ملانوں کی طرح آپ پونچھ کے دورہ میں تین صد کے قریب انگشتریاں بحساب تین روپیہ فی انگشتری بھی فروخت کر گئے ہیں کہ "اس کے نیچے تعویذ ہے"۔ اس کے علاوہ [illegible] تعویذات بھی۔ اگر تبلیغ کرنے کا یہی دستور ہے۔ تو پھر بازاری دوا فروشوں کو بھی تلاش کر کے اپنے کارخانہ میں ملازم رکھ لیجئے۔ کیونکہ وہ بھی لذیذ کہانی سنا کر آخر دوائیاں ہی فروخت کرتے ہیں۔ صرف آپ چند آیات اور حدیثیں انہیں یاد کرا دیں۔ خصی ہونے کا اعتراض بھی آپ کی کمال بے سمجھی کی دلیل ہے۔ یہ مسئلہ آپ کو کسی زمیندار سے حل کرانا چاہئے تھا کہ وہ اپنے بیل کو خصی کرانے پر کیوں مجبور ہے۔ اسی لئے کہ بیل کی توجہ ہر طرف سے ہٹا کر محض زمین جوتنے کی طرف ہو جائے۔ تاکہ زمیندار زمین کے منافع سے محروم نہ رہے۔ اسی طرح سے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ

"سچا مومن خصی ہوتا ہے" تو اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مومن کا جو خاص مقصد ہوتا ہے وہ تبلیغ اسلام ہے نہ کہ دنیا کے مختلف جھمیلوں میں پڑ کر تضیع اوقات کرنا۔ چونکہ جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کے لہو و لعب جھنگڑ مشتی۔ سنگالی سکورج کے ناپاک حربوں سے مستثنیٰ ہے۔ لہٰذا اس رنگ میں اس کا خصی ہونا ہی چاہئے ہے تاکہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کے اقرار کا وہ تا زیست پابند رہے۔ صوفی صاحب! مجھے رسالہ نوری کرن کا مضمون پڑھ کر از حد افسوس ہوا۔ دل تو چاہتا تھا کہ اُسی کے طرز بیان کا علمی طریق پر جواب دیا جاتا۔ مگر میرے جیسے ہر احمدی کے پیش نظر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مندرجہ ذیل ارشاد رہتا ہے سے

اے میرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشک تتار
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
ترک کیا تو گر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو انکو کہ وہ چھپوائیں ایسے اشتہار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باراں بہار
(مسیح موعود)

اس لئے ہم نے قلم برداشتہ مختصر سا جواب تحریر کر دیا ہے۔ شاید یہ مختصر سا کلام ہی سعید روحوں پر اثر انداز ہو۔ بزدلی تو آپ لوگوں کی خود ساختہ سنت ہے کہ اکثریت کا دباؤ ڈال کر اقلیت کو مغلوب کرنا۔ ہو وقت کی بیزاری اور کتمان حقیقت کی نیت سے عوام کو مذہبی کتب وغیرہ پڑھنے سے مانع رکھنا۔ تا اس طرح سے اپنی کھوئی ہوئی عزت کو سنبھال سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ اور کیا ہے جماعت احمدیہ خدا کے فضل و کرم سے "بزدلی" کی لعنت سے پاک ہے۔ اس کے مطالعہ میں مخالف و موافق کی کتب وغیرہ کی تمیز نہیں ہے اور نہ ہی اس جنس کے خوف سے توہمات میں مدغم ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی دنیا میں رہتے ہوئے دینی تجارت کے معاملہ میں یا کسی کا ٹھیکہ وغیرہ کرانے کا

(باقی [illegible])

ششماہی اوّل کا اختتام اور احباب جماعت و عہدیداران کا فرض

جیسا کہ ہر احمدی پر یہ بات اچھی طرح واضح ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تبلیغی۔ تعلیمی۔ تربیتی اور خدمتِ خلق کے کاموں پر کس قدر اموال خرچ کر رہی ہے۔ اور یہ سارے کام احباب جماعت کے تعاون اور اُن کے چندوں سے انجام پا رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ چندہ جات کی وصولی پورے طور پر نہ ہو۔ تو اس کا لازمی نتیجہ سلسلہ کے اہم اور ضروری امور کی تکمیل میں تاخیر یا رکاوٹ ہوگا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ہر ماہ لازمی چندہ جات اور دوسری طوعی تحریکات کے وعدوں کی سو فیصدی وصولی کے لئے احباب جماعت و عہدیداران کو اخبار بدر، سائیکلو سٹائل تحریکات اور مرکزی نمائندوں کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی رہتی ہے۔

سال رواں کا مالی ششماہی اول گذر چکی ہے۔ لیکن بجٹ کے لحاظ سے متعدد جماعتوں کی طرف سے لازمی چندہ جات میں آمد کم ہوئی ہے۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ کہ جن کی وصولی اب تک بالکل برائے نام ہے۔ مالی تحریکات کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر مال کو چھوڑ کر اپنی جان کو چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

نیز فرمایا کہ:-

"دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا موقع ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ یہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی احباب جماعت کو مخاطب کر کے اضافہ چندہ جات کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو۔ کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے۔ اس سے ہزاروں گنا تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو۔ تا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جا سکیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔ اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

نیز فرمایا کہ:-

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندگان کا ہے۔ جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ یا اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔

پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اُنہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تا کہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں نہ صرف سو فی صدی وصولی لازمی چندہ جات اور بقایاجات کے لئے مؤثر کارروائی کر کے ششماہی اول کی وصولی کی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔

اسی طرح جلسہ سالانہ میں بھی اب صرف ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف بھی فوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ فقط۔

ناظر بیت المال قادیان

ماہنامہ "نوری کرن" بریلی کی بوکھلاہٹ

(بقیہ صفحہ ۹)

دلدادہ ہے۔ اس کی وسعت قلبی کا یہ ادنیٰ معیار ہے کہ کوئی بھی مخالف شخص اس کی جماعت کو اس کی مسجد میں جمع کر کے اپنا عقیدہ پہنچا سکتا ہے بشرطیکہ دل میں نیت فساد نہ ہو۔ چونکہ عرب میں بائیکاٹ کی ابتداء مخالفین اسلام سے ظہور میں آئی ہے لہذا ہم ان کی اس سنت پر عمل کرنے سے معذور ہیں۔

آج اسلام کو اتحاد کی ضرورت ہے نہ کہ شدت افتراق کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو اہل کتاب کو صرف ایک مشترکہ مسئلہ توحید پر دعوتِ اتحاد دیتے ہیں۔ اور آپ اُن مسلمانوں کو جو توحید کے علاوہ رسالتِ محمدیہ پر بھی ایمان

واثق رکھتے ہیں۔ مشترکہ پلیٹ فارم سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے درمیان تفریق ڈالنے کی سعی فرماتے ہیں۔ یہ کوئی خدمت اسلام نہیں۔

امید ہے آپ بھی ان حقائق پر غور و فکر کریں گے۔ میں نے مختصر جواب دینا مناسب سمجھا ہے جو کہ تبلیغ اصول کے لئے کافی و شافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ والسلام علی من اتبع الهدیٰ۔

خاکسار

محمد صدیق نانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ۔ کشمیر۔

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے۔ اگر کسی کو اس وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو مطلع فرمایا جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۳۴۳۔ میں نور جہاں بی بی بیوہ شیخ کابولی مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگریا ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

تفصیل زیور:۔ (۱) سونے کا ہار ایک تولہ قیمت اندازاً -/۱۵۰ روپے

(۲) چاندی کا زیور ایک جوڑا " " -/۳۲ "

(۳) برتنوں کی قیمت " " -/۲۰ "

مبلغ -/۳۵۰ روپے مہر جو میرے خاوند مرحوم کے ذمہ تھا وہ اگرچہ مجھے وصول نہ ہو سکا۔ لیکن میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں اس کا حصہ آمد ۱/۱۰ کا آہستہ آہستہ ادا کر دینے کی کوشش کرتی رہوں گی۔ میزان ۵۵۲/۵۰ روپے

(۱) مندرجہ بالا جائداد کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بذریعہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۲) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ راقم الحروف خاکسار سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ اڑیسہ آف سونگھڑہ۔ الامۃ نور جہاں بی بی ۳۰ اگست ۱۹۶۲ء۔

گواہ شد سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ سلسلہ آف سونگھڑہ حال ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگریا۔ کٹک۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرڈاپلی تنگریا ۳۰/۸/۶۲

ضمیمہ وصیت نمبر ۱۳۳۴۳

(۱) میں نے ۲۸/۸/۶۲ کو جو وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کی تھی اس کے گواہان کے دستخط اس پر ۳۰/۸/۶۲ کو ہوئے ہیں۔ یہ امر مجبوری تھا کہ گواہان ۲۸/۸/۶۲ کو موجود نہ تھے۔ میں اپنی اس وصیت پر قائم ہوں۔

(۲) میں نے وصیت میں -/۳۵۰ روپے جو مہر لکھ دیا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گی۔

(۳) میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ نور جہاں بی بی ۶/۱۰/۶۲ گواہ شد سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ سلسلہ آف سونگھڑہ حال ساکن کرڈاپلی اڑیسہ ۶/۱۰/۶۲۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرڈاپلی ۶/۱۰/۶۲

مظفرپور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے اجتماعی اور انفرادی دعائیں اور صدقہ

مظفرپور ۱۲ اکتوبر خطبہ جمعہ میں صاحبزادہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون مطبوعہ الفضل متعلقہ صحت حضرت اقدس خاکسار نے پڑھ کر سنایا اور حضور کی صحت و سلامتی کے لئے نمازوں میں متضرعانہ دعاؤں کی تحریک کی۔ چنانچہ دعا کی گئی۔ اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد -/۳۷ روپے صدقہ جمع ہوا۔ جو مرکز میں بھجوا دیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضل سے حضور کو تادیر سلامت رکھے اور اچھی صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور

پروگرام دورہ تبلیغی و تربیتی جماعتہائے احمدیہ علاقہ پونچھ

علاقہ پونچھ کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی مندرجہ ذیل تفصیل سے ترتیب دیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون فرماتے ہوئے دورہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنائیں۔ اور تبلیغی وفد آنے سے قبل جماعتوں میں جلسوں وغیرہ کا انتظام مکمل کریں۔ مرکز کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس کو بھجوایا جا رہا ہے۔

وفد کے قیام و طعام اور جلسوں کے انعقاد کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تاریخ روانگی	از جماعت	تاریخ رسیدگی	در جماعت	کیفیت
۱۴/۱۱/۶۲	قادیان	۱۴/۱۱/۶۲	جموں	
۱۵/۱۱/۶۲	جموں	۱۵/- "	چارکوٹ	
۱۶/- "	چارکوٹ	۱۶/- "	پونچھ	
۱۸/- "	پونچھ	۱۸/- "	منڈی	
۱۹/- "	منڈی	۱۹/- "	سرنکوٹ	
۲۰/- "	سرنکوٹ	۲۰/- "	پٹھانہ تیر	
۲۲/- "	پٹھانہ تیر	۲۲/- "	گورسائی	
۲۳/- "	گورسائی	۲۳/- "	سلواہ	
۲۴/- "	سلواہ	۲۴/- "	مینڈر دھرسال	بشمول ٹائیں منکوٹ و سوناگلی
۲۷/- "	مینڈر	۲۷/- "	چارکوٹ	
۳۰/- "	چارکوٹ	۳۰/- "	گگھوتی	
۱/۱۲/۶۲	گگھوتی	۱/۱۲/۶۲	کالابن	بشمول دھوڑیاں لوہکہ
۳/- "	کالابن	۳/- "	بڈھانوں	
۵/- "	بڈھانوں	۵/- "	ساج	
۶/- "	ساج	۶/- "	راجوری	
۹/- "	راجوری	۹/- "	جموں	
۱۱/- "	جموں	۱۱/۱۲/۶۲	قادیان	

پروگرام دورہ تبلیغی و تربیتی مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ علاقہ بہار

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل کا صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ بہ تفصیل ذیل ترتیب دیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے جملہ عہدیداران و احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون فرما کر دورہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور جماعتی تبلیغی و تربیتی امور کی سرانجام دہی تعاون فرما کر کرائیں۔ جن جماعتوں میں جلسے ہو سکتے ہوں وہاں جلسے کرائے جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تاریخ روانگی	از جماعت	تاریخ رسیدگی	در جماعت	کیفیت
۱۰/۱۱/۶۲	مظفرپور	۱۱/۱۱/۶۲	اورین	
۱۲/- "	اورین	۱۲/- "	مونگھیر	
۱۴/- "	مونگھیر	۱۴/۱۱/ "	سورج گڑھا	
۱۶/- "	سورج گڑھا	۱۶/- "	خانپور ملکی	
۱۹/- "	خانپور ملکی	۱۹/- "	جلاری	
۲۲/- "	جلاری	۲۲/- "	بھاگلپور۔ برہ پورہ	
۲۶/- "	بھاگلپور	۲۶/- "	بچوڑ	
۲۹/- "	بچوڑ	۳۰/- "	مظفرپور	

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند از ۱۱/۶۲-۱۰ تا ۱۲/۶۲-۴

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران مالی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۱/۶۲-۱۰ تا ۱۲/۶۲-۴ بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند مندرجہ ذیل سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	مدراس	۱۰/۱۱/۶۲	۲	۱۲/۱۱/۶۲
۲	میل پالم	۱۲ — // — //	۱	۱۳ — // — //
۳	کوٹار	۱۳ — // — //	۱	۱۴ — // — //
۴	ستان کولم	۱۴ — // — //	۱	۱۵ — // — //
۵	کروناگاپلی	۱۵ — // — //	۲	۱۸ — // — //
۶	کالیکٹ	۱۹ — // — //	۲	۲۲ — // — //
۷	منارگھاٹ	۲۲ — // — //	½	۲۲ — // — //
۸	الانلور	۲۲ — // — //	½	۲۳ — // — //
۹	پتعیپریم	۲۳ — // — //	½	۲۴ — // — //
۱۰	کرولائی	۲۴ — // — //	½	۲۴ — // — //
۱۱	ٹیلی چری مع پونال	۲۴ — // — //	۱	۲۵ — // — //
۱۲	کنانور	۲۵ — // — //	۱	۲۶ — // — //
۱۳	کوڈالی	۲۶ — // — //	۱	۲۷ — // — //
۱۴	پینگاڈی	۲۷ — // — //	۲	۲۹ — // — //
۱۵	منگلور	۲۹ — // — //	۱	۳۰ — // — //
۱۶	مرکرہ	۳۰ — // — //	۲	۲ — ۱۲ — ۶۲
۱۷	حیدرآباد	۴ — ۱۲ — ۶۲	—	—

نیشنل ڈیفنس فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ اخبار کی گذشتہ اشاعت اور نظارت امور عامہ کی طرف سے جاری کردہ سرکلر سے احباب جماعت کو علم ہو چکا ہوگا کہ اس نازک موقعہ پر جبکہ ہمارے ملک کی سرحدوں پر چین نے بار دیگر حملہ کیا ہے۔ اور ملک کے تمام شہری متحد ہو کر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی اور امداد پیش کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کا بھی اولین فرض ہے کہ وہ حالات کے تقاضا کے مطابق ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ اپنے ملک کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اور منجملہ دیگر امور کے نیشنل ڈیفنس فنڈ میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں

مرکز قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے ہر کارکن اور درویش نے باوجود اپنی مالی تنگی کے خوشی کے ساتھ اپنی ایک دن کی آمد اس فنڈ میں دیدی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے دیگر ادارہ جات کی طرف سے بھی اس میں حصہ لیا گیا ہے۔

بیرونی جماعتوں کے احباب کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کم از کم ایک دن کی آمد اس فنڈ میں دیں اور جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ "نیشنل ڈیفنس فنڈ" میں حصہ لیں۔

عام طور پر بیرونی جماعتوں کے احباب اس فنڈ میں مقامی طور پر حصہ لیں گے ہی لیکن چونکہ جماعت احمدیہ کے مرکز کو اپنی سابقہ روایات کے پیش نظر مرکزی حیثیت سے بھی اس سلسلہ میں نمایاں حصہ لینا ہے اور مرکزی حصہ بہر حال احباب جماعت کی طرف سے آمدہ رقوم سے ہی ادا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس فنڈ کی اہمیت کے پیش نظر دفتر محاسب قادیان میں بھی "چندہ نیشنل ڈیفنس" کے نام پر ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ تاکہ جماعت کے مخیر احباب کو قادیان میں رقوم بھیجنے میں سہولت ہو وہ یہاں بھجوا دیں۔ تاکہ اس مد میں جمع شدہ رقم مرکزی طور پر جماعت کی طرف سے حکومت کو پیش کی جا سکے۔

پس جو احباب مقامی طور پر حصہ لینے کے علاوہ مرکز قادیان میں بھی اس فنڈ میں رقم بھجوانے کی استطاعت رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ کشادہ دلی کے ساتھ اس فنڈ میں حصہ لے کر وطن دوستی کا عملی ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۵ر نومبر۔ سرکاری ذرائع سے آمدہ اطلاعات کے مطابق لداخ میں بھارتی فوجیں ایک پلان کے تحت دولت بیگ اولدی کی بھارتی چوکی سے پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ اور انہوں نے بہتر مدافعتی مورچے سنبھال لئے ہیں۔ دولت بیگ اولدی کی چوکی درہ قراقرم کے نزدیک ہے۔ اور چینی سرکاری طور پر پہلے یہ تسلیم کر چکے تھے۔ کہ یہ جگہ بھارتی علاقہ میں ہے۔ یہ چوکی اس لائن سے مغرب میں دو میل کے فاصلہ پر ہے جس کے متعلق چین نے ۱۹۶۰ء میں یہ دعوے کیا تھا کہ یہ بھارت اور چین کی سرحد ہے۔ بھارتی فوجیں اس اہم چوکی سے چند روز پہلے پیچھے ہٹ آئی تھیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ میں قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ چینی فوجوں نے اس چوکی پر قبضہ کر لیا ہے تاہم ترجمان نے یہ تسلیم کیا کہ اگر چینیوں نے اس چوکی پر قبضہ کر لیا تو وہ درہ قراقرم جہاں سے پاکستانی مقبوضہ کشمیر کو راستہ جاتا ہے پر کنٹرول کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چینی فوجوں نے لداخ میں اس سارے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے جس کا اس نے ۱۹۶۰ء کے اپنے نقشوں میں دعوے کیا تھا نیز ایک دو مقامات پر وہ اپنی دعویٰ کی ہوئی حدود سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ ترجمان نے مزید کہا کہ چشول کا ہوائی اڈہ بدستور بھارتی فوج کے قبضہ میں ہے۔ یہ نیفا میں برما کی سرحد کے قریب والونگ کے نواح میں بھارتی اور چینی فوجوں کے درمیان کچھ فائرنگ ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ چین پہلے دو نیم حملوں کے دوران میں لداخ میں بھارت کے ۲۰۰۰ مربع میل علاقہ پر قبضہ کر چکا ہے جبکہ نیفا میں اس نے ۱۵ سے ۲۰ مربع میل علاقہ پر قبضہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۵ر نومبر۔ امریکن حکام نے بتایا ہے کہ امریکن سرکار بھارت کی فوجوں کے لئے جو اپنی سرحدوں پر چینی فوجوں سے برسر پیکار ہے۔ اسلحہ اور سامان جنگ کی سپلائی مزید تیز کر دی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق آٹھ ہیجوی میں واقع میگوائر ہوائی اڈہ سے بھی اسلحہ کی سپلائی شروع ہونے والی تھی۔ امریکن حکام نے کہا کہ میگوائر ہوائی اڈہ سے ہتھیار اور سامان جنگ لے کر بڑے بڑے ہوائی جہاز کلکتہ پہنچے تک پائیں گے جب تک پہلے ہی مغربی جرمنی کے امریکی اڈہ سے ہتھیار پہنچائے جا رہے ہیں۔

تیزپور ۵ر نومبر۔ سرکاری معتبر ذرائع سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق بھارتی فوجوں نے گذشتہ سیتپھروار جانگ اور توانگ کے درمیان تین دیہات چینی فوجوں سے کیا آزاد کرا لئے۔ بھارتی جوان ان دیہات میں تعینات چینی فوجیوں پر غالب آ گئے۔ ان دیہات میں چینیوں کی صحیح تعداد کا پتہ نہیں چل سکا۔ مال میں اعلیٰ قسم کا سامان اور ہتھیار رکھے ہوئے بھارتی جوان سارے نیفا سرحد پر شاندار مقابلہ کر رہے ہیں۔ سلسلہ مواصلات بہتر ہونے کے ساتھ فاؤ کو سامان جنگ رسد ٹرک سپلائی کیا جا رہا ہے۔ توانگ پر چینیوں کا دو ہفتہ ہے۔ دارروز پہلے چینیوں نے قبضہ کیا تھا۔ واشنگٹن میں شائع شدہ خبر کے مطابق بھارت کی ہمالیائی سرحد پر شمالی کوریائی فوجیں بھی چینی فوجوں کے ہمراہ بھارت سے لڑ رہی ہیں۔